

محور کائنات حضرت صاحب الزمان (عجل) کے حقیقی منتظرين

<"xml encoding="UTF-8?>

محور کائنات حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے حقیقی منتظرين سورہ مائدہ کی آیت ۵۴ کے آئینہ میں۔

حوزہ نیو

عام طور سے امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی علامتوں کے بارے میں ہمارے یہاں گفتگو زیادہ ہوتی ہے۔ جب کہ خود انتظار کے اپنے تقاضے ہیں جس کے بغیر امام عالی مقام کی آمد میں تعجیل کی دعا لا یعنی معلوم ہوتی ہے۔ سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۵۴ میں پروردگار عالم نے پانچ خصوصیات بیان فرمائے جنہیں ہر منظر میں موجود ہونا چاہئے۔

ارشاد خداوندی ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرَثِدُ مِنْكُمْ عَنِ الدِّينِ فَسُوفَ يَأْتِيَ اللَّهُ بِقَوْمٍ...". (سورہ مائدہ ۵۴)

ذیل میں اس آیہ کریمہ کے ضمن میں ان پانچ خصوصیات کی طرف بطور اختصار اشارہ پیش خدمت ہے:

[ا] خدا دوست ہوں گے:

"يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَ".

خدا کی مدد کی جائے، خداماری مدد کرے گا۔ ارشاد رب العزت ہے:

"إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرُكُمْ".

خدا کی مدد ہم کیسے کریں؟!

عبادت و اطاعت کے ذریعہ۔ جس طرح باپ اپنی اولاد سے کہتا ہے کہ اپنی تعلیم کے ذریعہ میری مدد کرو، اس کے عوض میں تمہیں جو کہو دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ باپ اس کی تعلیم کا محتاج ہے۔ باپ تو پڑھ لکھ کر یا ڈاکٹر بنا یا انجینئر بنا۔

امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں آواز دی: "هل من ناصر ينصرني"۔ یعنی اگر کوئی امام کی نصرت کے لئے آئے گا تو حر بن جائے گا۔ حدیث قدسی میں ہے :

"سَتَةٌ مِنِي وَسَتَةٌ مِنْكُمْ: الْمَغْفِرَةُ مِنِي وَالتَّوْبَةُ مِنْكُمْ؛ وَالجَنَّةُ مِنِي وَالطَّاعَةُ مِنْكُمْ؛ وَالرَّأْزُقُ مِنِي وَالشُّكْرُ مِنْكُمْ؛ وَالْقَضَائِيَّ مِنِي وَالرَّضَا مِنْكُمْ، وَالبَلَائِيَّ مِنِي وَالصَّبْرُ مِنْكُمْ؛ وَالإِجَابَةُ مِنِي وَالدُّعَائِيُّ مِنْكُمْ". (المواعظ العددیہ، ص ۴۲۹)

'چھے چیزیں خدا کی جانب سے اور چھے چیزیں بندوں سے':

مغفرت میری جانب سے اور توبہ تم بندوں کی طرف سے، جنت مجھ سے اور اطاعت تم سے، رزق مجھ سے اور شکر تم سے، قضا میری اور رضا تمہاری، بلاء میری طرف سے اور اس پر صبر تمہاری طرف سے، دعا کی قبولیت میری طرف اور دعا طلبی تم سے۔

اب پروردگار نے دوستی کا تذکرہ کیا تو ہمیں کیسے معلوم ہو کہ حُبُّ خدا ہے یا نہیں؟

انسان کو محاسبہ کرنا ہوگا کہ اسے نماز سے محبت ہے یا نہیں؟ تلاوت قرآن پاک سے محبت ہے یا نہیں؟ خلاصہ یہ کہ اطاعت الٰہی سے محبت اور معصیت خداوندی سے نفرت حبّ خدا کا پتا دیتی ہے۔ سماج میں ایسے گھر گھرانے ملینے گے جہاں بعض مناسبات پر دینی پروگرامز ہوتے نظر آتے ہیں پھر انہیں گھرانوں سے گانے بجائے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں یعنی ان کے یہاں حقیقی اور واقعی محبت نہیں ہے۔

[۱] انکساری:

"أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ"

-منتظرین امام اور یاوران ولیعصر علیہ السلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان کے یہاں غرور و تکبر نہیں ہوتا۔
ہے۔ خداوند عالم کو غرور اور تکبر کرنے والے پسند نہیں۔

"إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ۔" (سورہ نحل ۲۳)

جانب فاطمہ زبرا علیہ السلام نے خطبہ فدکیہ میں ارشاد فرمایا: "پروردگار نے نماز اس لئے واجب قرار دی تا کہ انسان غرور سے محفوظ رہ سکے"۔ مان باپ، بھائی بھنوں اور بیوی بچوں کے علاوہ دیگر تمام اعزاء و اقرباء، علماء نیز دینی بھائیوں کے ساتھ تواضع اور انکساری ایک حقیقی منتظر کی شناخت کا ذریعہ ہے۔

[۲] دشمنوں سے نبرد آزمائی:

"أَعْزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ"۔

آج دشمن شناسی بیحد ضروری جس کا ہمارے یہاں فقدان ہے۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطا ہے جس کے بارے میں پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًا"۔ (سورہ فاطر ۶)

منافقین کو بھی دشمن بتاتے ہوئے قرآن مجید میں مالک کریم نے ارشاد فرمایا: "هُمُ الْعُدُوُّ فَاحذِرُهُمْ قُتْلُهُمْ اللَّه"۔ (سورہ منافقون ۴) پروردگار عالم نے اس سلسلہ میں جناب ابراہیم کی سیرت کو ہمارے لئے بطور نمونہ پیش کیا:

"قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ أَنَّا بُرَاءٌ وَمَا مَنَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ"

؛کفرنا بکم و بدا بیننا و بینکمال العذوٰۃ والبغضائی ابداً حتیٰ تؤمنوا بالله وحده۔(سورہ ممتحنہ۴)

اس کے برخلاف مومنین اور اولیائے الہی سے دشمنی کی قرآن مجید نے مذمت کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انما يرید الشیطان ان یوقع بینکم العذوٰۃ والبغضاء فی الخمر والمقیسِ۔(سورہ مائدہ۹۱)

صحیفہ سجادیہ کے علاوہ دیگر معتبر ماثورہ دعاؤں میں امام سجاد علیہ السلام کے علاوہ دیگر معصومین علیہم السلام کی دعائیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی موجود ہیں۔

[۴] راہ خدا میں جہاد: "یُجاهدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"۔ راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کا مقام و مرتبہ عند اللہ بہت عظیم ہے۔ یہاں تک کہ امیر بیان و سخن حضرت علی علیہ السلام نے مجاہدین راہ خدا کو "ذروة الاسلام" (قلہ اسلام) کا نام دیا۔ (نهج البلاغہ، خطبہ ۱۱)

ایک دوسرے مقام پر مولائی کائنات نے مجاہدین راہ خدا کو اولیاء الہی کی فہرست میں قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"انَّ الْجَهَادَ، بَابُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَتَحَّةُ اللَّهِ لِخَاصَّةِ اُولَائِنَّهُ۔ (ایضاً ۲۷)

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ان مجاہدین کا جہاد بھی دنیا طلبی کے لئے نہیں ہوتا بلکہ ان مقصد رضائی الہی کا حصول ہوتا ہے۔

[۵] سرزنش سے گھبراتے نہیں :

"وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةً لَائِمٍ۔"

یہ خاصان خدا کی شان ہے۔ مولا کی زیارت میں پڑھتے ہیں: آپ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے گھبراتے نہ تھے۔ جناب فاطمہ زبرا علیہا السلام نے کسی کی سرزنش کی پروا کئے بغیر خطبہ دیا۔ جبکہ لوگوں کو آپ کے گریہ پر بھی اعتراض تھا۔

ذریح محاربی نامی ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حاضری کا شرف پاتا ہے۔ عرض کیا:

"مولا! جب میں لوگوں کے سامنے زیارت کربلا کی فضیلت بیان کرتا ہوں تو لوگ میرا مسخرہ کرتے ہیں"۔ امام عالیمقام نے فرمایا:

"دع الناس! يذهبون حيث شاؤوا"۔

تم لوگوں کی فکر نہ کرو یہ دیکھو ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ (کامل الزیارات اور بحار الانوار جیسی معتبر کتب میں مکمل روایت موجود ہے)

آج جب ایک جوان دین کی جانب اپنے قدم بڑھاتا ہے تو بسا اوقات اہل خانہ اور سماج و معاشرے والے اس کا

مزاق اڑاتے ہیں جبکہ اس جوان کو قرآن مجید کے تعلیمات کی روشنی میں گھبراانا نہیں چاہئے۔ لوگوں کی سرزنش کے بعد ثابت قدم رینے والے ایک دو نہیں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ جن میں جناب بلاں، سمیہ، یاسر، عمار وغیرہ کے نام نامی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں معذبین فی الله کہا جاتا ہے۔ انہیں میں سے ایک خباب بھی ہیں جن کے بدن پر گرم لوہا رکھا جاتا تھا کہ الله کو الله کہنا چھوڑ دیں۔ لیکن یہ الله کو الله کی طرح مانتے رہے۔

آئیے!

مالک کے حضور ان دنوں کی برکت کے سائے میں التجا کرتے ہیں خدا!

ہمیں مذکورہ بالا صفات اپنے وجود میں پیدا کرنے کی توفیق کرامت فرما اور محور کائنات حضرت صاحب الزمان کے ظہور میں تعجیل فرما۔

آمین بحق آل طہ و یس